نماز میں قراءت کے علاوہ دعائیہ کلمات میں لفظی غلطی سے نماز کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2665

تاریخ اجراء: 22صفر المظفر1446ھ/28اگست2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک امام صاحب سے بیان میں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کے متعلق سنا تھا، لیکن مجھے الفاظ کی صحیح سمجھ نہیں آئی، مجھے یوں لگا کہ امام صاحب نے "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" یعنی "غ" کے بغیر کہا ہے، تو میں نے یہی "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" ہی یاد کر لیا اور پھر کچھ عرصہ تک نمازوں میں دونوں سجدوں کے درمیان یہی کلمات "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" پڑھتا رہا۔ پھر ایک دن امام صاحب سے رابطہ ہوا، تو انہوں نے درست کلمات بتائے۔ آپ سے یہ شرعی رہنمائی درکار ہے کہ جن نمازوں میں میں "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" پڑھتا رہا، ان نمازوں کا کیا حکم ہے؟ وہ نمازیں ہو گئیں یا ان کو دوبارہ پڑھنا ہو گا؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جن نمازوں میں آپ نے "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" یعنی "غ" کے بغیر پڑھا تھا، وہ نمازیں درست ادا ہو گئی ہیں، ان کو دُہرانے کی حاجت نہیں ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں قراءت ہو یا دیگر تسبیحات واذکارِ نماز، ان میں اگر ایسی غلطی کی، جس سے معنیٰ فاسد ہو جائیں، تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر ایسی غلطی کی، جس سے معنیٰ تبدیل تو ہو جائیں، لیکن فاسد نہ ہوں تو نماز درست ہو جاتی ہے اور سوال میں بیان کردہ دعائیہ کلمات "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کا معنیٰ ہے: "یا اللہ! میری بخشش فرما" اور جو آپ نے غ کے بغیر "اَللّٰھُمَّ فِرْلِیْ" پڑھا ہے، اس کا معنیٰ ہے: "یا اللہ! میرے لیے زیادہ فرما۔ میری حفاظت فرما" یہ تغیرِ فاحش یعنی فاسد معنیٰ نہیں ہے، جو نماز کو فاسد کر دے، لہٰذا آپ کی وہ نمازیں درست ہو گئی ہیں، البتہ ان کلمات سے معنیٰ فاسد نہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب آپ ایسے ہی پڑھتے رہیں، بلکہ آئندہ درست طریقے سے ہی پڑھیں

کسی کلمہ میں سے حرفِ اصلی کو حذف کر دیا، تو صرف فسادِ معنیٰ کے وقت نماز فاسد ہو گی، ورنہ نہیں، چنانچہ غنیۃ المستملی میں ہے: ”لو نقص حرفاً ان کان من اصول الکلمۃ و تغیر المعنیٰ تفسد فی قول ابی حنیفۃ و محمد کما لو قرأ ﴿وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ﴾ بحذف الراء او الزاء او قرأ ﴿وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ﴾ بغیر دال او ﴿خَلَقْنَا﴾ بغیر خاء او ﴿جَعَلْنَا﴾ بغیر جیم۔۔۔ ان کان من الاصول و لم یتغیر المعنی کان یقرأ ﴿تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا﴾ باللام مع حذف الیاء فی تعالیٰ لا تفسد بالاتفاق“ ترجمہ: اگر کسی حرف کو کم کر دیا، تو وہ حرف اگر کلمے کے حروفِ اصلیہ میں سے ہو اور معنیٰ تبدیل ہو جائے، تو امام اعظم ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، جیسا کہ اگر ﴿وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ﴾ میں را یا زا کو حذف کر کے پڑھا؛ یا ﴿وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ﴾ (میں دَرَسْتَ) کو دال کے بغیر پڑھا؛ یا ﴿خَلَقْنَا﴾ کو خا کے بغیر؛ یا ﴿جَعَلْنَا﴾ کو جیم کے بغیر پڑھا (تو ان صورتوں میں فسادِ معنیٰ کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی)۔۔۔ اگر وہ حرف (جسے حذف کیا ہے) کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے ہو اور (اسے حذف کرنے سے) معنیٰ میں تبدیلی نہ آئے، مثلاً ﴿تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا﴾ میں تَعَالیٰ کے یا کو حذف کر کے صرف لام کے ساتھ (تعالَ) پڑھا، تو بالاتفاق نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (غنیۃ المستملی، کتاب الصلوۃ، فصل فی احکام زلۃ القاریٔ، صفحہ 418، مطبوعہ کوئٹہ)

قراءت کے علاوہ تسبیحات یا اذکارِ نماز میں معنیٰ فاسد کرنے والی غلطی پائی جائے، تو بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، چنانچہ رکوع کی تسبیح میں عَظِیْم کی جگہ عَزِیْم پڑھنے سے نماز سے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”السنة في تسبيح الركوع ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم“ إلا إن كان لا يحسن الظاء فيبدل به الكريم لئلا يجري على لسانه العزيم فتفسد به الصلاة كذا في شرح درر البحار، فليحفظ فإن العامة عنه غافلون حيث يأتون بدل الظاء بزاي مفخمة“ ترجمہ: رکوع کی تسبیح میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم“ پڑھنا سنت ہے، ہاں اگر ظا کو اچھے طریقے سے ادا نہ کر سکتا ہو، تو عظیم کی جگہ کریم پڑھ لے، **تاکہ اس کی زبان پر عزیم نہ جاری ہو جائے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے**، جیسا کہ شرح درر البحار میں ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ عوام اس سے غافل ہیں کہ وہ ظا کی جگہ زا پڑھتے رہتے ہیں۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، قبل مطلب فی اطالۃ الرکوع، جلد 2، صفحہ 242، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”قراءت یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنیٰ فاسد ہو جائیں، نماز فاسد کر دیتی ہے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ 3، جلد 1، صفحہ 614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

”فِرْ“ عربی گرائمر کے اعتبار سے وَفْرٌ سے امر کا صیغہ ہے اور وَفْرٌ سے متعلق عربی سے اردو کی مشہور ڈکشنری ”المنجد“ اور ”مصباح اللغات“ میں ہے: واللفظ للاول ”وَفَرَ یَفِرُ وَفْراً وَفِرَۃً۔ زیادہ کرنا، پورا کرنا۔ حفاظت کرنا۔“

(المنجد، صفحہ 987، مطبوعہ لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net